Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

INDIAN INSTITUTE

تو ایمان کے ساتھ ہو خاتمہ	بحقِ نبیؐ و بنی فاطمہؑ
لکھا پندنامہ یہ شوال مین	ہی بارہ سو اٹھانوے سال مین
ہی یہ سال ہجری نبیِ کرام	علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

خاتمۃ الکتاب

حمد و سپاس خلاق مطلق داور برحق کس زبان سے ادا اور کس قلم سے انشا کیجیے کہ جسنے ایک قطرۂ ناچیز کو کالبد جسم طیار کر کے کیسی کیسی صورتین بنائین اور ہر صورت کو نقشہاے انواع نعماے سے منقش کر کے روشنی عقل کی مرحمت فرمائی اور بعد پند و نصائح ناصحان مشفق نور عقل کو ترقی بخشی اما بعد احقر العباد محمد حبیب علیخان ابن ہدایت علیخان غفرہما الرحمان متوطن بھدیا بزرگ پرگنہ مانجھی ضلع سارن نے بتماشاے حال کج ادائی زمانۂ ناہنجار و تفرقہ پردازی فلک کج رفتار واسطے رہنمائی راہ راست برخوردار خجستہ اطوار محمد عبد الحمید اطال اللہ عمرہ چند گوہر ہاے آبدار نصیحت و موعظت کو گنجینۂ صدف بزرگان سلف سے سلک نظم مین منسلک کیا خداوند عز و جل توفیق عمل عطا فرماوے و آویزۂ گوش دل ناظرین و سامعین کر کے مفید عام و مقبول انام ہووے شعر

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر	ہر آنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

خاتمۃ الطبع

شکر خداوند خرد بخش کا کہ ان دنون مین رسالۂ نایاب نصیحت خطاب کہ ایک گنجینۂ مالا مال اندرز و پند ہی خزینۂ نصیحت خاطر پسند ہی مفید عام سود مند انام جسمین خصائل حسنہ کے کہنے کا رجحان ہی اور خصائل رذیلہ سے اجتناب کرنیکا اعلان ہی دلخواہ و محبوب قلبی یعنی پندنامہ حبیبی جسکو منبع فصاحت تیز زبان نادرۂ زمن محمد حبیب علیخان صاحب نے موزون فرمایا بصحت و فرمائش مصنف ممدوح مقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نولکشور مین بماہ فروری سنہ ۱۸۸۱ع مطابق ربیع الآخر سنہ ۱۲۹۸ ہجری حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا

خدا سے برین سے دعا ہی یہی
تمنا یہی التجا ہی یہی

کہ دنیا مین رکھے خدا نیکنام
مری آل و اولاد کو شاد کام

برآوین مطالب مقاصد دلی
بحق نبی و علی ولی

خدا دیوے اقبال جاہ و جلال
اور افضال سے اپنے مال و منال

الٓہی دعا میری مقبول ہو
نظر تیری رحمت کی مبذول ہو

عطا تونے کین نعمتین بے شمار
مجھے جس کے لائق نہ تھا زینہار

ترے فضل و احسان و انعام کا
نہ ہووے ادا شکر ای منعما

مرے رب ستار پروردگار
ترے فضل کا ہی یہ امیدوار

کہ دنیا مین جب تک مین جیتا رہون
سدا عزت و آبرو سے رہون

مرے زن و فرزند کی آبرو
مرے یار و محبوب کی آبرو

رہے قائم ای قادر ذوالجلال
تو ہی آبرو بخش ایزد تعال

نہ ہو کوئی دنیا مین رنج و محن
رہون عیش و عشرت سے ای ذوالمنن

بلاؤن سے محفوظ رکھ حافظا
بچا شر شیطان سے قادرا

کسی کا نہ محتاج کر ای خدا
کہ محتاج ہین تیرے شاہ و گدا

عدو اور بدخواہ مفسد حسود
بچا سب کے شر سے ای رب الودود

سبھون پر تو غالب رکھ ای قادرا
کہ غالب ہی تو سب پہ ای کبریا

عدوؤن پہ نصرت دے ای ناصرا
معین و نصیر ہی تو رب العلا

مددگار تو ہی مرا ای کریم
مہربان نگہبان ہی تو قدیم

مرے جملہ کامون کا تو ہی کفیل
تو نعم النصیر ہی و نعم الوکیل

دیا کام جو ہی مرے ہاتھ مین
ہی انجام اسکا ترے ہاتھ مین

کہ بیچارگون کا تو ہی چارہ ساز
توقع ہی تیرا ای بندہ نواز

الٓہی مرے درد دل کی دوا
عطا کر بحق شفیع الورے

یہ فریاد سن ای مرے دادگر
حبیبی کو مے حب جہان سے سفر

وہ ملتا ہی صحبت سے درویش کی ۔ و خدمت سے فقرا و دریش کی
تقرب خدا کا ہو اُس علم سے ۔ تصرف ہو باطن مین اُس علم سے
جو عشاق مین دل سے دیدار حق ۔ ہوا کشف اُنپر یہ اسرار حق
عطا اُنکی توفیق خالق کرے ۔ اور اپنی محبت کا عاشق کرے

پند نسبت عمل نمودن بر صحت این رسالہ و استدعاء فاتحہ وغیرہ

سُن ای میرے فرزند ہُشیار ہو ۔ ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو
حیات خضر تجھکو بخشے خدا ۔ ترقی ہو اقبال کی دائما
و توفیق حسنات کی ہو عطا ۔ خدا کا رہے دل مین خوف و رجا
مرا وقت پیری کا ہی ای جوان ۔ بہار جوانی پر آئی خزان
پدر پیر کی پند کو مانیو ۔ جو لکھا ہی اُسکو یقین جانیو
تجربہ کی ہین سب یہ باتین مری ۔ اسے جانیو مت سخن سرسری
یہی آرزو تجسے ہی نیک نام ۔ اسی بات پر ختم ہی اب کلام
کہ گونا مجھے یاد مرنے کے بعد ۔ دعاء فاتحہ سے کہ ہو روح شاد
و دنیا مین جب تک کہ جیتا ہون مین ۔ کرو کام ایسا کہ راضی ہون مین
رکھو طور ایسا کہ تا زندگی ۔ جہان مین نہ ہو مجکو شرمندگی
مرے یار و احباب و متعلقین ۔ جو اس وقت ہین اور رہون ہمقرین
بہ لطف و کرم سب سے ملتے رہو ۔ مرے طور الفت کو قائم رکھو
مرے دل کو راحت ہی جس شخص سے ۔ محبت رکھو تم بھی اُس شخص سے
رضا ہی ہماری اسی مین عزیز ۔ کہ راضی رہین میرے یار و عزیز
و اولاد صالح اُسی کا ہی نام ۔ رضاے پدر مین رہے جو مدام
خدا تم سے راضی رہیگا دوام ۔ طفیل محمد علیہ السلام

مضمون دعائیہ

پند نسبت نہفتن راز و پوشیدن عیب و اختیار کردن طریقہ حیا و شرم خوشنیتی

ورازِ نہانی کو دل سے جدا — نہ کرنا خبر راسمین ہی برملا
کوئی دوست ہو یا کہ اغیار ہو — کسی سے نہ رازِ دل اظہار ہو
کسی آدمی کا نہ ہو عیب جو — کہ ہی عیب پوشی کی خصلت نکو
حیا و شرم رکھیو انسان سے — ہین اہلِ حیا اہلِ ایمان سے
زبان روکیو فحش گفتار سے — سدا رہیو بیزار بدکار سے
برائی سے دل کو رکھو پاک صاف — صفائی ہو ہر کام مین صاف صاف
رہے جسکی نیت مین نیکی سدا — کوئی کام ہووے نہ اُسکا برا
خدا کی نظر نیتون پر ہی بس — نہ ظاہر کی باتون پر ای بوالہوس
جس انسان کی جیسی نیت مین ہو — نتیجہ وہی کام کا اُسکے ہو
جو خوش نیت ہین وہ خوش انجام ہین — و بدنیت آخر بدانجام ہین
رکھو اپنی نیت مین نیکی مدام — کرو کام دنیا و دین کا تمام
ہو انجام خوش کام اہلِ صفا — اسے یاد رکھنا کہ ہی کیمیا

پند کتب بینی و ترغیب تصوف

جو کارِ ضروری سے فرصت ملے — کتب بینی کا شغل جاری رہے
خصوصاً کتابین پڑھو دین کی — کہ جس سے رہے تقویت دین کی
تصوف کے جو ہین رسالے بنے — تواریخ کے بھی جو عمدہ ملے
کتابین ہین اس طور کی دلپسند — کلامِ بزرگان ہی بس سودمند
فوائد کی باتون پہ کرنا عمل — کتابون مین پاؤ جسے برمحل
اور اک علم سینہ ہی ای بادب — نہ پاؤگے تم اُسکو اندر کتب
کہ باطن ہی وہ علم ظاہر نہین — وفقرا کے سینہ سے باہر نہین

پند احتراز از خوشامدگویان و شناخت دوستان

جب ہو کام مین اپنے تم کامیاب / زر و مال سے جب کہ تم بہرہ یاب
مری بات یہ یاد رکھنا ضرور / کہ نکتہ کی ہے بات اے ذی شعور
بہت دوست اُس دم کرینگے ظہور / جتاوینگے اپنی محبت ضرور
دکھاوینگے وہ شعبدۂ دوستی / خوشامد سے ہر بات مین دوستی
کوئی دلفگاری کی باتین کرے / کوئی جان نثاری کا دعوے کرے
ولیکن یہی فکر کامل کرین / کہ اپنے مطالب کو حاصل کرین
تم اُس وقت رہنا بہت ہوشیار / نہ آنا کبھی دام مین زینہار
کہ دشمن ہین یہ دوستان بیوفا / کرینگے کسی وقت مین یہ دغا
نہ کام آوے اس قسم کی دوستی / فقط مال و زر کی ہے یہ دوستی
بتاؤن تمھین قسم یاران کو / وجس طور سے ساتھ جسکے رہو
زبانی ہین اک یار اے ذی شعور / زبان سے رہو تم بھی حاضر حضور
دوم یار ہین نان کے اے مہ لقا / کھلا دو اُنھین اور کر دو جدا
سوم یار جانی ہین جو جان سے / کرین دوستی صدق و ایمان سے
اگر یار جانی کسی کو ملے / تو زیبا ہے اُس پر فدا جان کرے
کرو امتحان یار اُس وقت مین / کہ مشکل پڑے جب کسی وقت مین
جو ہین یار جانی وہی ہون شریک / زر و مال سے اور جان سے شریک
وہی دوست جانی ہے تم جان لو / کہ تم پر تصدق کرے جان کو
وجو دوست اُس وقت ہووے جدا / اُسے جانیو یار ہے پُر دغا
تجربہ کیا مین نے ہے بارہا / زمانہ کے یارون کو درکارہا
بوقتِ تردد کیا جو نظر / کوئی دوست اُس دم نہ آیا نظر
بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہین / معاون نہین غیر خدائے معین

وہ غافل ہے جو انپہ مائل نہ ہو — کہین تیغ ابرو کا گھائل نہ ہو
نہ ہو اُنکے کوچہ مین ہرگز گذر — نظارے پہ انکے نہ ہووے نظر
جو زہرہ جبینون کی ہے چاہ مین — پڑا مثل ہاروت وہ چاہ مین
نہ افسون مین انکے پڑے ذی شعور — جہان تک ہو اُنسے رہے دور دور

پند نسبت تندرستی و کم خوابی

رکھو تندرستی کا ہر دم خیال — کسی وقت مین ہو نہ بے اعتدال
مثل ہے یہ مشہور اے باتمیز — کہ ہے جان سے بس جہان ای عزیز
نہ بیوقت سونے کی عادت کرو — کہ اس مین ضرر ہے بہت جان لو
ہے لقمان کا قول ای باادب — گُشد مرد را خواب روز آب شب
خصوصاً صبح کو جو سووے کوئی — سمجھ لو کہ اب مفلسی آگئی
خور و خواب مین جو کہ شاغل رہے — و کامون سے اپنے جو غافل رہے
وہ آخر کو اک روز پچتائیگا — یہ آرام کرنا نہ کام آئیگا

پند نسبت غنیمت شمردن وقت

کوئی وقت ضائع نہ ہووے کہین — گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین
غنیمت سمجھ لو جوانی کا وقت — کرو کام دونون جہان کا درست
جوانی مین ہر شخص خوشحال ہے — کہ وقت حصول زر و مال ہے
جوانی بود خوبی آدمی — چو خوبی رود کے بود خرمی
پشیمان ہووے وہ پیری کے وقت — کرے کاہلی جو جوانی کے وقت
جوان مرد کاہل نہ ہو زینہار — کہ کاہل سدا ہے ذلیل و خوار
ہے بیدار مغزون کا کہنا درست — جو ہے کام مین اپنے بیدار و چست
یہ ہے قول اُستاد کا خوب تر — نہ ہاتھ آویگا وہ کسی کے بشر

بود بیوفائی سرشتِ زنان	میاموز کردار زشت زنان

پند احتراز از صحبت لولیان و اظہار خصائل اوشان

خصوصاً جو مشہور ہین کسبیان	علانیہ کرتے ہین بدفعلیان
مجسّم ہین شیطان یہ بیحیا	نہین بلکہ شیطان کی پیشوا
جو کھولین ورق اپنے تلبیس کا	بھولا وین سبق پھر یہ ابلیس کا
ہی شیطان فقط دشمن ایمان کا	یہ دشمن ہین کل وصف انسان کا
زر و مال اور نور ایمان کو	وقر آبرو عزت و شان کو
ہمہ حسن و خوبی و تاب و توان	و جوشِ جوانی و رنگ ارغوان
مٹا دیتے ہین بات کی بات مین	پھنسا دیتے ہین ایسی آفات مین
کہ کوئی رہائی کی صورت نہین	جو صورت بھی ہووے تو قوت نہین
کہین حسن سالار لشکر کھڑا	کرشمہ و عشوہ کا پڑہ جما
کہین ناز و غمزہ کہین خط و خال	کہین شوخی و دلبری کا مقال
کہین دام گیسو ہی پھیلا ہوا	کہین تیغ ابرو ہی کھینچا ہوا
کہین چشم صیاد و بیباک ہی	کہین جعد مشکین کا فتراک ہی
کہین تیر مژگان کا ہی نوک تیز	کہین سرخیِ چشم ہی خون ریز
کہین پتلیان ہین اشارات مین	کہین کنکھیان ہین کنایات مین
کہین ہو نگاہ محبت ظہور	کہین ایسی چتون کہ دل چور چور
کہ ترچھی نگہ اُنکی بس تیز ہی	چھری ہی مگر شہد آمیز ہی
کہین لعل لب کی کرامات ہین	تبسم تکلم حکایات ہین
کہین میٹھی باتین کہین دل خراش	کہ ہو عاشقون کا جگر پاش پاش
یہ سب دلفریبی کے آلات ہین	نہ اک طور ہی سیکڑون گھات ہین
جہان ایسی ایسی ہین طیاریان	نہ کیون مرغ دل ہووے بسمل وہان

قرض سے بھی دائم رہو پرحذر
جو لو تو ادا کیجیو جلد تر

وسلے دوستون مین نہ ہو لین دین
تجربہ کی ہی بات ای نور عین

کہ یاران جانی ہوے ہین عدو
قرض لینے دینے سے ای نیک خو

محبت کی قینچی اسے جان لو
حدیث نبی ہی اسے مان لو

کہین قرض لینے کی عادت نہو
کہ ہی قرض خواری بہت زشت خو

رہ راستی سے ہر اک کاروبار
کرو اس مین خطرہ نہین زینہار

دیانت کا ہر کار مین ہو خیال
یقین جان لو ہو نہ ہرگز زوال

زر و مال غیرون پہ قابو بھی ہو
برابر اگر گنج قارون کے ہو

نہ کرنا کبھی اُسکی جانب نظر
کہ وہ زہر ہی ہر سبر ای پسر

جو وعدہ کوئی ہو تو کرنا وفا
کہ ہی طور اہل کرم کا وفا

کسی کام مین ایسا وعدہ نہو
کہ انجام مین جسکے عاجز رہو

تامل سے اور غور سے کہیو بات
کہ ہی جان کے ساتھ مردون کی بات

کرو بات مجلس مین اُسدم شروع
کہ جب اہل مجلس کو پاؤ رجوع

وہی بات کرنا جو ہووے پسند
نہ ہو سننے والون کے دل کو گزند

اگر کوئی ہو دوسرا بات مین
نہ کھولو زبان اپنی تم بات مین

ہوا ختم جا تو جب اُسکا کلام
تو موقع سے پھر تم بھی کرنا کلام

وسلے کوئی کلمہ نہ ہووے بے محل
کہ آداب مجلس مین ہووے خلل

سخن بے محل سے خموشی ہی خوب
کہ مردم کے چھپتے ہین جس سے عیوب

جو کرنا ہو شورہ کسی امر کا
تو ہو مشورہ عاقلون سے سدا

منع مشورہ عورتون سے ہوا
ولڑکون سے بھی مشورہ ہی خطا

زن و طفل کی راے ای ہوشیار
نہین عاقلون نے کیا اعتبار

صفت عورتون کی سلف سے سُنی
کہ مکر و فریب اُنکی عادت ہوئی

سدا رہتی ہین کج ادائی مین یہ
کہ مشہور ہین بیوفائی مین یہ

وعقبے مین ستر عوض ایک کا   ملیگا جو راہِ خدا مین دیا
وہی مال بہتر ہی ای نیک خو   کہ جو دین کے کام مین صرف ہو
نعم مال اُسکو نبی صلعم نے کہا   اُسے مولوی مثنوی مین لکھا
مال را گر بہر دین باشی حمول   نعم مال صالح گفتا رسول
زر و مال نعمت ہی اللہ کی   عنایت نہایت ہی اللہ کی

پند بقیہ بعنوان زندگی و طریقۂ دانشمندی

خدا کی سدا نعمتون کا شکر   ادا کیجیو دل سے نور البصر
خدا دیوے نعمت فراوان تمھین   رکھے تا ابد شاد و فرحان تمھین
تامل سے ہر کام کو کیجیو   نہ تعجیل ہووے نہ تاخیر ہو
کسی وقت غصہ زیادہ نہو   کہ غصہ مین ہی دخل شیطان کو
جو ہو ہاتھ مین کام غفلت نہو   گیا ہاتھ سے اُسکا حسرت نہو
بوقتِ تردد تفکر نہ ہو   صعوبت جو ہووے تو وحشت نہ ہو
تردد مین مجبور جاہل رہے   و قاصر نہ کوشش سے عاقل رہے
خدا کے حوالے ہر اک کام کو   کرو اور تدبیر کرتے رہو
ولا اللہ ایسا مددگار ہی   کہ ہر مشکلون مین وہی یار ہی
اُسی پر بھروسا رکھو ہر گھڑی   وہ آسان کرتا ہی مشکل اڑی
رضا و قضا پر خدا کی مدام   رہو شاکر و صابر ای نیک نام
ہمیشہ رہے اپنی ہمت بلند   کہ ہین اہل ہمت سدا ارجمند
کبھی حوصلہ پست کرنا نہین   کہ فال زبون ہی و طور کمین
اگر کچھ کسی کا امانت مین ہو   دیانت سے اُسکی حفاظت کرو
امانت مین ہرگز خیانت نہو   کہ خائن کبھی اہل جنت نہو
جہان مین ہو مشہور بے اعتبار   ذلیل اور رسوا و بدنام و خوار

کہین ہمدمون کی حکایات سے — کہین ہم سنون کی روایات سے
کہین ہو جو تقریب شادی غمی — نہ ہرگز فضولی مین ہووے کمی
کہین عورتون کی ہو تحریص سے — کہین جاہلون کی ہو تشخیص سے
کہین دوستون کی رعایات سے — کہین جاہلیت کی عادات سے
کہین رسم پابند انسان ہے — رواج و رسم سے وہ حیران ہے
نہ ہو پاس اپنے تو لیوین قرض — سمجھتے ہین رسمون کو سنت فرض
یہی سب ہین حالات خرچ فضول — یہی سب ہین آلات خرچ فضول
بہت گھر ہوے ہین اسی مین خراب — فضولی سے ہردم رکھو اجتناب
سکھاؤن فضولی سے بچنے کا طور — مری بات کو یاد رکھنا بغور
موافق شرع کے ہراک کام کو — کرو بس رواج و رسم چھوڑ دو
کہے لاکھ کوئی نہ مانو اسے — وافسون شیطان جانو اسے
قلعہ مین شریعت کے جا بیٹھ رہ — ہراک دشمنون سے تو محفوظ رہ
حصار شریعت ہے محکم حصار — لگا قفل تقوے کا اے ہوشیار
جو انسان پابند تقوے ہوا — لہو لعب سے وہ مبرا ہوا
خلاف شرع مین نہ رکھے قدم — رہے راہ تقوے مین ثابت قدم
یہی طور محفوظ رہنے کا ہے — وخرچ فضولی سے بچنے کا ہے
وجو کام شرعی بھی مقصود ہو — وہی خرچ کرنا جو موجود ہو
کہین استطاعت سے زائد نہو — کہ آخر پشیمانی عائد نہو
زر و مال آتا ہے محنت سے ہاتھ — حفاظت سے رکھو اسے اپنے ساتھ
کہ دنیا مین زر یہ عجب چیز ہے — تہی دست مفلس و ناچیز ہے
یہ دنیا جو اک گرم بازار ہے — اسی کا ہے سودا جو زردار ہے
نہ ہو صرف بیجا جو ہو دستگاہ — وجو صرف ہووے ہو مولا کی راہ
کہ راہ خدا مین جو ہو دیکھیو — عوض ایک کا دس ہی لے لیجیو

مساکین و غربا یتیمان کو
و محتاج و بیوہ و اقربان کو

ہر اک سائلون کو جو ہو دیجیو
کسی کو نہ محروم تم پھیریو

کہ صدقہ سپر ہی بلیات کا
ہر اک مشکلات وصعوبات کا

طریق سخاوت سے دل شاد رکھ
یہ ہی قول سعدی لسے یاد رکھ

سخیان ز اموال بر میخورند
بخیلان غم سیم و زر میخورند

پند امتناع فضول خرچ

ولیکن فضولی سے بچتے رہو
کہ خرچ فضولی ہی بیہودہ خو

نہ خرچ فضولی نہین بخل ہو
سدا خرچ اندازۂ دخل ہو

بہت مین نے خرچ فضولی کیا
اور اپنے کیے سے پشیمان ہوا

نتیجہ فضولی یہ مجھکو ملا
ندامت ہوئی ہاتھ سے زر گیا

کہین تو نہ چلنا مری راہ پر
رہا جسطرح سے کہ مین بیخبر

خبردار رہنا تو اسراہ پر
مری بات کو یاد رکھنا پسر

اور انسان کرتا ہی کیونکر فضول
بتاؤن تمہین اُسکے جو ہین اُصول

کہین خود نمائی سے کامون مین طول
کہین ہو نمائش سے خرچ فضول

کہین ہی کو نام آوری کا خیال
کہین فخر سے خرچ بے اعتدال

کہین دیکھنے اور سننے سے ہو
کہین جو عملہ شوق کرنے سے ہو

کہین عار سے اور کہین ننگ سے
کہین بیوقوفی کے ہوڈھنگ سے

کہین کھیل ہی اور تماشا کہین
کہین باز جری و باشہ کہین

کہین رنگ بازی گری کا جما
کہین شوق مرغان جنگی ہوا

کہین ہی بٹیرون کی طیاریان
کہین بلبل ولال کی بازیان

کہین ناچ ہی اور کہین رنگ ہی
کہین عشقبازی مین ولنگ ہی

کہین ہمنشینون کی ترغیب سے
کہین ہمجلیسون کی ترتیب سے

ہوا گرم بازار جنگ و جدل
بھر افلاس نے آ کے ڈیرہ کیا
جو پہونچا ہی ادبار لشکر کے ساتھ
بس اک سال مین ایسا قبضہ کیا
تپ دق نے گھیرا جو اک ایک کو
ہوے طعمہ موت کے ایک ایک
اسی طرح سب اس جہان سے گئے
بہت جلد خانہ خرابی ہوئی
یہ اک سانحہ اس طرح کا ہوا
حسد سے بہت گھر ہوا ہی خراب
یہ دنیا ہی دو روز کی زندگی
یہان سب سے مل کر کے رہنا مدام
ہین خلقت مین انسان سب ایک ہی
نبی آدم اعضاے یکدیگر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
یہ دنیا ہی فانی اسے جان لو
جہان مین وہی کام کرنا مدام
بُری صحبتون کے نہ نزدیک ہو
مشائخ و صلحا و علماے دین
سدا انکی صحبت مین حاضر رہو
زر و مال سے انکی خدمت کرو

شب و روز صبح و مسا بر محل
اور اقبال اُس گھر سے رخصت ہوا
لگایا زر و مال کو پہلے ہاتھ
لیا مال اور جان پر بھی پڑا
نہ چھوڑا پھر اُنمین بد و نیک کو
لگے فوت کرنے یکے بعد ایک
مکانات خالی ہین اُنکے پڑے
نسل سے نہ باقی ہی اُنکی کوئی
کہ چشم فلک نے بھی ہی رو دیا
حسد سے کرو ای عزیز اجتناب
کسی سے نہ زیبا ہی رنجیدگی
کہ آدم ہین اک جنس ای نیکنام
سمجھتے ہین اہل بصیرت یہی
کہ در آفرینش بہ یک جوہر اند
دگر عضوہا را نماند قرار
جو کہتا ہون مین اس کو سچ مان لو
کہ دنیا و دین مین رہو نیک نام
ہی صحبت بُری زہر ای نیک خو
و فقرا و سادات عظام دین
دعا خیر کی اُنسے طالب رہو
کہ افزائش مال و دولت کی ہو

پند نسبت تاکید سخاوت

کوئی بات ہمی نہ کرنا قبول
نہ تحقیق ہو جب تلک ہو فضول

بہت آدمی اس زمانے مین ہین
کہ باتون سے دشمن بنانے مین ہین

وہ ملتے ہین آ دوست کے طور سے
وہ باتین بناتے ہین ہر طور سے

بہت چرب و شیرین ہے انکا کلام
شہد مین زہر گھولتے ہین مدام

قرابت کے لوگون مین بھی ایسے ہین
حسد سے وہ اس کام کو کرتے ہین

بہت عقل سے اُنسے ہو احتراز
کہ ہے دام تزویر انکا دراز

بچاوے خدا ایسے مکار سے
محافظ رہے ایسے غدار سے

جہان مین جہان پر ہے جنگ و جدل
و بغض و حسد نے کیا ہے دخل

بہت جلد وہ خانہ ویران ہوا
حسد بغض جس جا نمایان ہوا

خصوصاً جہان خانہ جنگی ہوئی
اور اپنے گھرون مین دورنگی ہوئی

سمجھ لو یہ آثار ادبار ہے
کہ نازل وہان قہر قہار ہے

حکایت

سنو ایک قصہ ہے عبرت پذیر
کہ واقف ہین سب جس سے برنا و پیر

مرے اک بزرگون مین تھے نامور
خدا نے دیا تھا اُنھین مال و زر

ہر اک طور سے اُنکا دل شاد تھا
بفضل خدا خانہ آباد تھا

مرے خاندان مین فخر تھے وہ
زر و مال مین سب سے بہتر تھے وہ

کسی سے نہ جھگڑا نہ تکرار تھا
حسد بغض کینہ نہ زنہار تھا

رہا جب تلک اُنکے گھر اتفاق
محبت و ملت نہین کچھ نفاق

شب و روز اقبال تھا اوج پر
ترقی کا دریا رہا موج پر

تھی اولاد بھی پانچ اُنکی جوان
ہر اک علم و دانش مین فخر جہان

جب اُنھین سے شادی ہوئی تین کی
جمع ہو گئین عورتین تین کی

یکایک یہ شیطان نے دھوکا دیا
فساد ایک کے دل مین برپا کیا

حسد نے جمایا ہے اپنا جو رنگ
خصومت شروع ہو گئی بیدرنگ

بزرگون کی خدمت سے ہو نا جدا
عزیزون پہ شفقت کی ہووے نظر
محبون سے خوش ہو کے ملتے رہو
قرابت کے لوگون کا رکھنا خیال
عدوون سے ہشیار ہر دم رہو
تواضع پہ دشمن کی تکیہ نہ ہو
کہ جس وقت مہلت یہ پا جاوینگے
ملین جب کہ تم سے تو تم بھی ملو
کہ ہی مصلحت دشمنون سے صلح
عداوت سے ہی رنج انسان کو
وہی شخص دنیا مین دل شاد ہی
ہی انسان کا طور بہتر یہی
رہے اپنا ہر حال مین یہ طریق
حسد بغض کینہ کسی سے نہو
جو پہونچے کسی سے تجھے کچھ ضرر
نہ مانے اگر حلم سے وہ بشر
تو پھر قول سعدی پہ کرنا عمل
اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ
خدا ہی مددگار اس حال مین
جو دشمن قوی اور چالاک ہی
ولیکن عداوت کے بانی نہ ہو
شکایت کوئی جو کہ ایسی کرے
صرف سن کے کرنا نہ اسپر عمل

خطا ہی خطا ہی خطا ہی خطا
اسی طور سے زندگی ہو بسر
سلوک اور احسان کرتے رہو
سمجھ لو کہ ہین سب یہ نیکی خصال
کسی وقت غافل نہ اس سے رہو
حقیر انکو جب تو نہ ای نیک خو
عداوت سے ہرگز نہ باز آوینگے
نہ ملنے مین اغماض ہرگز کرو
عداوت سے ہر حال بہتر صلح
صلح سے رہے عافیت جان کو
نہ ہو جس کو دشمن وہ آزاد ہی
نہ ہو کوئی دشمن ہی خوشتر یہی
کہ مخلوق ممنون رہین اور رفیق
جو ہو رنج ظاہر تو دل مین نہو
تو کیجیو اس سے اولا درگذر
رہ آشتی پہ نہ آوے اگر
کہ مردون کا ہی طور یہ بر محل
اگر جنگ جوئی ندارم درنگ
اسی کا بھروسا ہی ہر حال مین
قوی تر نگہبان خدا پاک ہی
کسی کے کہے سے نہ دشمن ہو
کہ تخم عداوت کا اس سے جمے
کہ غماز ہوتے ہین بس پر دغل

کہ علماے دجال کے طور پر / خبر جھوٹھ دین مین کرین مشتہر
زمانہ وہ پہونچا ہی اس آن مین / رکھے ہمکو اللہ امان مین
بچاوے خدا مومنون کا ایمان / یہی ہی دعا الامان الامان

پند طریقۂ بسر نمودن زندگانی

عزیزم سنو کچھ نصیحت ہی اور / تجربہ کیا جز زمانہ کا طور
یہ دنیا ہی اک امتحان کا مقام / یہان چاہیے جسطرح سے قیام
وہ عمدہ طریقہ سکھاتا ہون مین / سنو گوش دل سے سناتا ہون مین
جہان مین ہین جتنے صغیر و کبیر / سمجھنا تو اپنے کو سب سے حقیر
تکبر سے رہنا بہت دور تم / کسی شی پہ ہونا نہ مغرور تم
غرور ہی خرابی کی ظاہر دلیل / بشر کیا فرشتہ ہوا ہی ذلیل
تکبر عزازیل را خوار کرد / بزندان لعنت گرفتار کرد
کرو اپنا شیرین کلام ای عزیز / رہو تا کہ دنیا مین ہر دل عزیز
ہی دنیا مین جو شخص شیرین سخن / وہ محبوب ہی نزد ہر مرد و زن
کرو خلق اپنا طریقہ بسر / کہ خوش خلق مقبول ہی ہر بشر
ہر اک سے بخوش خوئی پیش آئیو / کسی سے ترش رو نہ کہلائیو
کسی پر نہ ظلم و جفا کیجیو / جفا و ستم سے ڈرا کیجیو
غریبون کو ہرگز ستانا نہین / کسی دل کو ہرگز دکھانا نہین
رکھو درد دل مین سنو یہ کلام / کہ ہی دردمندون کا اعلےٰ مقام
جس انسان مین درد الفت نہین / مروت محبت شفقت نہین
نہ انسان سمجھو اُسے زینہار / بتر ہی وہ حیوان سے نابکار
خلق سے محبت کا پیشہ رہے / مروت کا جاری طریقہ رہے
بزرگون سے اپنے ادب کیجیو / ادب کرکے خدمت بجا لائیو

ستون دین کے چار یار نبیؐ | ہین صدیقؓ و فاروقؓ عثمانؓ علیؓ
جگر گوشۂ مصطفیٰؐ فاطمہؓ | و حسنینؓ لخت جگر فاطمہؓ
یہ اصحاب ہین اور آل نبی | ہین پروانہ شمع جمال نبیؐ
رکھو سب سے اُلفت تو بھیجو درود | کہ رحمت خدا کی ہو تمپر درود
ہر اک کی محبت رکھو جان سے | اطاعت کرو صدق و ایمان سے

پند نسبت تقلید

مسائل فقہیہ اور ارکان دین | دقائق ہر اک امر شرع متین
اماموں نے سب کو بیان کردیا | مطالب نہان کو عیان کردیا
وہ ہین چار اس کار کے مقتدا | ہر اک اُن سے ہی دین کا رہنما
امام ایک کے تم مقلد رہو | نہ تقلید کرنے مین قاصر رہو
ہین اُن چار مین بو حنیفہ امام | مقلد یہان انکے ہین خاص و عام
اُنھین کا مقلد ہی بس یہ فقیر | یہ مذہب ہوا ہند مین دلپذیر
یہ حنفی جو مذہب ہے سن اے عزیز | رہو قائم اس پر تم اے باتمیز
نہ کچھ بات لا مذہبون کی سنو | وہ شیطان ہین اسکو پہچان لو
ہے اس وقت مین ایک فرقہ ظہور | وہابی ہین مشہور نزدیک و دور
کسی کی نہ تقلید کرتے ہین وہ | اہانت اماموں کی کرتے ہین وہ
کوئی قول حنفی کوئی شافعی | کوئی قول مالک کوئی حنبلی
کوئی بات دل سے بناتے ہین وہ | اُنھین سب کو سنت بتاتے ہین وہ
وہ لامذہب اس فعل سے ہو گئے | کسی پیشوا کے نہ تابع ہوے
عجب ہی یہ مذہب خدا کا غضب | بہت اُنمین عالم بھی اجل ہین اب
رسول خدا نے ہی فرما دیا | کہ اک وقت ایسا زمان آویگا

ہوئی مجھکو جسوقت حاجت کوئی ‏ وہین تیری بخشش عنایت ہوئی
سدا تیرا افضال شامل رہا ‏ مقاصد دلی سبہا حاصل رہا
ہی انسان کی جو مایۂ زندگی ‏ وہ اولاد ہی ثمرۂ زندگی
عطا تونے مجھکو کیا کبریا ‏ کہان شکر ہو مجسے یارب ادا
مری دونون آنکھون کے دو نور ہین ‏ یہ نام انکو اسکے مشہور ہین
حمیدہ خصائل ہی عبدالحمید ‏ ستودہ شمائل ہی عبدالمجید
ہی معروف اول محمد حمید ‏ وہ معروف ثانی محمد سعید
عزیز دل و نور چشم پدر ‏ گرامی تر از جان لخت جگر
سُن ای میرے فرزند عبدالحمید ‏ ہو اللہ کی تمپہ رحمت مزید
بفضل خدا تم ہوئے اب جوان ‏ رہے تمپہ افضال حق بیکران
خدا تمسے راضی رہے ہر زمان ‏ رکھے تمکو قائم بہ حفظ و امان
نصیحت کی باتین جو لکھتا ہون مین ‏ سنو گوش دل سے جو کہتا ہون مین
عمل کیجیو پند ہی دلپذیر ‏ عمل ہی سے کل علم ہو بےنظیر
اگر علم ہوا ور نہ ہووے عمل ‏ یہ سمجھو کہ زنبور ہی بے عسل
عمل سے ہی ہر قول کا فائدہ ‏ فقط سننے سے ہو نہ کچھ فائدہ
جو قول بزرگان سنو گوش سے ‏ کرو فعل ویسا ہی تم ہوش سے

آغاز نصیحت

سنو دل سے اب ہی نصیحت شروع ‏ کرو میری جانب کو خاطر رجوع
فرائض خدا کا بجا لائیو ‏ قضا ہو تو فوراً ادا کیجیو
پڑھا کیجیو پنجوقتی نماز ‏ جمیع شرائط سے باصد نیاز
کبیرہ گناہون سے بچنا ضرور ‏ صغیرہ سے رہنا جہانتک ہو دور
بتبعیت مین سنت کی رہنا مدام ‏ کیا اور کہا ہی جو خیر الانام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہان ہوسکے حمد رب کریم ۔ خداوند قادر غفور رحیم
کہ خالق زمین وزمان ہی وہی ۔ محافظ مکین و مکان ہی وہی
توانا و نا توان ہی وہی ۔ ورزاق روزی رسان ہی وہی
نہین کوئی ہرگز ہی اُسکا شریک ۔ صفت اُسکی ہی وحدہ لاشریک
ہوا جب کہ منظور خلّاق کو ۔ کہ ظاہر کرے قدرت پاک کو
کیا اُسنے پیدا احمدؐ کا نور ۔ ہوا پرتو نور سے سب ظہور
وہی نور اول مین تہا جلوہ گر ۔ ہوا ظاہر آخر مین وہ سربسر
کہ پیدا ہوے سید المرسلین ۔ شفیع امتان رحمۃ العالمین
ہی نور مجسم محمدؐ کی ذات ۔ علیہ السلام و علیہ الصلوۃ
ہی احسان تیرا ای پروردگار ۔ وافضال لا انتہا بے شمار
کہ اسلام مین مجکو پیدا کیا ۔ ملا مجکو احمد نبی پیشوا
ہوا پیشوا جسکا خیر البشر ۔ اُسے خوف کیا ہی بروز حشر
بہت فضل تیرا ہی پروردگار ۔ مرے حال پر ای مرے کردگار

Pandnama Joukee

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق جہان

گوہر بیبہا اندرز و پند لولو آبدار نصیحت سمر دلپسند دل عزیز و مرغوب قلبی مسمی بہ

پندنامہ حسینی

جسکو سخن سنج سخن گوی داروغہ محمد حبیب علیخان صاحب حبیب نے رشتہ نظم مین پرویا بطرز تصنیف

مطبع منشی نولکشور مین بار ثانی بالطبع متجلی ہوا

Pandnāmak-ē-jaibē.

15-D-24.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.